بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

حضرت بایزید بسطامیؒ

کی

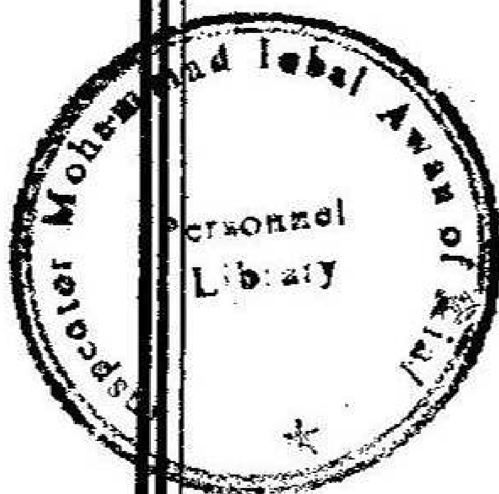
علمی کرامت

از

سید ابو الاعلیٰ مودودی

مرتبہ

ابو الخیر عثمان الانجوی



RS 3/-

مکتبۃ الخیر ۔ ۴۰ ۔ اردو بازار ۔ لاہور

یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اخوّت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی
بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی
میانِ شاخساراں صحبتِ مرغِ چمن کب تک
ترے بازو میں ہے پروازِ شاہینِ قہستانی
گمان آبادِ ہستی میں یقیں مردِ مسلماں کا
بیاباں کی شبِ تاریک میں قندیلِ رہبانی
مٹایا قیصر و کسریٰ کے استبداد کو جس نے
وہ کیا تھا؟ زورِ حیدرؓ، فقرِ بوذرؓ، صدقِ سلمانیؓ
ہوئے احرارِ ملت جادہ پیما کس تجمل سے
تماشائی شگافِ در سے ہیں صدیوں کے زندانی

(اقبال)

✳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ

زیرِ نظر کتابچہ دراصل حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مناظرہ کی روداد ہے جسے بانیِ تحریکِ اسلامی مولانا سیّد ابو الاعلیٰ مودودی مدظلہ العالی نے "روض الفائق" نامی عربی کتاب سے ترجمہ کیا تھا اور جو ماہنامہ "پیغام حق" لاہور جلد ۱۲ عدد ۴-۵-۶ بابت ماہ اپریل مئی جون ۴۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔

راقم الحروف کی نظر سے جب شمارۂ مذکور گذرا تو خواہش پیدا ہوئی کہ اس کو کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے تاکہ دہریت اور مادہ پرستی کے اس نام نہاد روشن خیال معاشرہ میں اولیائے کرام اور صوفیائے کرام کی وہ مساعی منظرِ عام

پر آجاتیں جو اشاعتِ اسلام کا حقیقی سبب بنی تھیں۔

ے زقبہ وحید نہنگاں حکائتے آور

مگو کہ زورقِ ما آشنائے دریا نیست

ترجمہ:۔ مگرمچھوں کے شکار کی خبریں دریا سے لا۔ اور یہ مت کہہ کہ میرا سفینہ دریا سے آشنا نہیں۔

آب و گِل کی اس دنیا میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے جن ہستیوں کو جن جن خدمات کے لئے منتخب فرمایا ان تمام حضرات کی زندگیاں اپنے اپنے دوائر میں حسن و خوبی کا پیکر ہیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ کوئی بھی اہلِ نظر اس کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا لیکن جس رعنائی و جمال کا مظہر دین کے جاں سپاروں کی زندگیاں ہیں وہ کسی اور کے حصہ میں کہاں؟ انسانی معاشرہ برابر ارتقار کی منزلیں طے کرتے ہوئے اپنے لئے صراطِ مستقیم جہاں کہیں بھی محسوس صورت میں پاتا ہے وہ ان حضرات ہی کی پاکیزہ زندگیاں ہیں اسی مناسبت سے حضرت بایزید بسطامیؒ کی حیاتِ طیبہ کے چیدہ واقعات بھی حوالۂ قلم کر دیئے گئے ہیں۔

بمبیں حقیر گدایانِ عشق را کیں قوم

شہان بے کمر و تاجدار بے کلہ اند

ترجمہ:- عشق کے گداؤں کو حقیر نہ سمجھو اس لئے کہ یہ لوگ کلاہ وکمر نہ رکھتے ہوئے بھی بادشاہ و تاجدار ہیں۔

خاندانی حالات نام ونسب:- نام طیفور بن عیسیٰ آدم بن علی ہے ان کا دادا پہلے مجوسی تھا بعد میں مسلمان ہوا یہ تین بھائی تھے۔ آدم۔ طیفور اور علی۔ گو کہ یہ تینوں عابد اور زاہد تھے لیکن حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سب سے زیادہ جلیل القدر تھے۔

ابتداءِ زہد:- حضرت شیخ عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیان کے مطابق یوں تو وہ مادر زاد ولی تھے مگر ان کے زہد و ترکِ دنیا کا آغاز یوں ہوا کہ وہ مکتب میں قرآن کریم پڑھ رہے تھے جب اس مقام پر پہنچے کہ اَنِ اشْکُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْکَ تو معلم سے اس کا مطلب پوچھنے کے بعد اجازت لے کر گھر چلے آئے اور اپنی والدہ سے عرض کیا کہ مجھ سے بیک وقت دو گھروں کی خدائی نہیں کی جا سکتی یا تو آپ مجھے خداوند تعالیٰ سے مانگ لیجئے تاکہ ہمہ تن آپ کا بن جاؤں اور یا مجھے خدا تعالیٰ کے کام میں لگا دیجئے تاکہ میں اسی کا ہو کر رہ جاؤں تو جواب میں

والدہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا حق تجھے بخش دیا۔ جاؤ اور صرف خدا ہی کے بن کر رہو چنانچہ وہ گھر سے نکل کر شام کے بیابانوں میں پورے تیس ۳۰ سال تک ریاضت و مجاہدات کرتے رہے۔

تعلیم و تربیت :۔ اپنے وقت کے ایک سو تیرہ ۱۱۳ پیرانِ عظام کی خدمت میں رہے اور ان سب سے باری باری کسبِ فیض کیا۔

جلالتِ شان :۔ کسی کے استفسار کے جواب میں فرمایا کہ زہد کی کوئی منزل نہیں کیونکہ میں صرف تین دن زہد میں رہا۔ پہلے دن تو دنیا و مافیہا سے زہد کیا۔ دوسرے دن آخرت و مافیہا سے اور تیسرے دن اللہ تعالیٰ کے ماسوا سے۔ جب چوتھا دن ہوا تو اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہا۔

ارشادات :۔ فرمایا کہ میں نے تیس برس مجاہدہ کیا مگر علم اور اس پر عمل کرنے سے بڑھ کر کسی چیز کو مشکل نہیں پایا نیز فرمایا کہ اگر کسی کو ہوا میں اڑتا دیکھو پھر بھی اس کی کرامت سے دھوکا نہ کھانا یہاں تک کہ تم یہ نہ دیکھو کہ وہ اوامر و نواہی حدود اللہ کی حفاظت، اور شریعت کی ادائیگی میں کیسا ہے؟

بہر کیف وہ شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں سلطان العارفین و برہان المحققین تھے ان کا یہ واقعہ جس میں وہ ایک غیبی اشارہ کے تحت یہودیوں کا

بھیس بدل کر تماشائے اہلِ کرم دیکھنے گئے تھے۔ روض الفائق کے علاوہ امام شافعی کی مشہور کتاب روضۃ الریاحنین اور اس کی مختصر میں بھی مذکورہ ہے۔

وفات:۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات بعض روایات کی بنا پر ۲۶۱ھ اور بعض دیگر کی بنا پر ۲۶۴ھ میں ہوئی

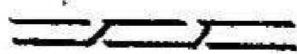
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ آمین

جیسا کہ عرض کیا گیا اس مناظرہ کو اردو کا قالب پہنانے والے قائدِ تحریک اسلامی جناب مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب ہیں جنکی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ مولانا مدظلہ کا ترجمہ کے لئے اس کا انتخاب جہاں اس واقعہ کو مستند ٹھہراتا ہے وہاں مولانا مدظلہ العالی کی اوائل عمر ہی میں دستگاہِ زبان وادب کی دلیل کے علاوہ ان کے عنفوانِ شباب ہی سے غلبۂ اسلام کیلئے ان کے افکار ومزاج کی جھلک دیکھنے کیلئے ایک آئینہ بھی ہے۔

خوش بختی سے رسالہ ہذا کی طباعت کے وقت مولانا مدظلہ کی مایۂ ناز تفسیر "تفہیم القرآن" شائع ہو چکی تھی اس لئے اکثر آیات کا ترجمہ اسی سے ماخوذ ہے

ابوالخیر عثمان الانجوی۔ مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دن مراقبہ میں ارشاد ہوا کہ تم یہود کا لباس پہن کر دیر سمعان میں جاؤ اور یہودیوں کی عید میں شریک ہو۔ حضرت بایزیدؒ اول تو اس الہام سے گھبرائے لیکن جب متواتر اسی قسم کا الہام ہوتا رہا۔ تو آخر آپ نے یہودیوں کا لباس پہنا اور عید کے روز دیر سمعان میں تشریف لے گئے جب تمام یہودی جمع ہو گئے اور ان کے بڑے بڑے عالم مجمع میں آ گئے تو سب سے بڑا راہب تقریر کرنے کے لئے اٹھا لیکن جب وہ کھڑا ہوا تو تقریر پر قادر نہ ہو سکا۔ اور اس کے قلب پر ایک خاص اثر محسوس ہوا جس کے باعث اس کی زبان بے کار ہو گئی جب دیر تک وہ خاموش کھڑا رہا تو لوگوں میں شور مچ گیا اور لوگوں نے اس سکوت کی وجہ دریافت کی تو اس راہب نے کہا کہ آج ہمارے

مجمع میں کوئی محمدی گھس آیا ہے۔ اُس محمدی کے باعث میں تقریر نہیں کروں گا۔ کیونکہ وہ ہمارا ممتحن بن کر آیا ہے۔ یہ سُن کر تمام مجمع میں غصہ اور برہمی پیدا ہو گئی اور لوگوں نے اُس راہب سے کہا کہ ہم کو اجازت دیجئے تاکہ ہم اس کو قتل کر دیں راہب نے کہا بدوں کسی دلیل اور برہان کے قتل نہیں کرنا چاہیئے بلکہ پہلے اتمام حجت کے طور پر اُس سے گفتگو کر لو اُس کے بعد پھر اُسے قتل کر دینا یہ سُن کر مجمع کی نگاہیں اُس نو وارد کو تلاش کرنے لگیں راہب نے کہا اے محمدی میں تجھ کو تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو جس جگہ بیٹھا ہے وہیں کھڑا ہو جا اگر تو نے ہم کو مطمئن کر دیا تو ہم تیری اتباع کریں گے لیکن اگر تو اسلام کے متعلق ہمارے شبہات کو دور نہ کر سکا تو ہم تجھ کو قتل کر دیں گے۔ حضرت بایزیدؒ یہ سُن کر فوراً کھڑے ہو گئے مجمع کی منتظر نگاہوں کو سکون ہوا۔ راہب نے کہا اے محمدی ہم تجھ سے چند سوال کرتے ہیں اگر تو نے جواب دے دیا تو ہم تیری اور تیرے دین کی اتباع کریں گے۔ ورنہ اسی مجمع کے سامنے تجھے قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت بایزیدؒ نے سوالات کی اجازت دے دی۔

Inspector (R)
Mohammad Iqbal Awan

راہب :۔ اَخْبِرْنِیْ عَنْ وَاحِدٍ لَا ثَانِیَ لَہٗ. مجھے بتاؤ وہ ایک کیا ہے جس کا دوسرا نہیں ہے۔

حضرت بایزیدؒ :۔ ایسا ایک جس کا کوئی ثانی نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

راہب :۔ عَنِ اثْنَیْنِ لَا ثَالِثَ. وہ دو کیا ہیں جن کا تیسرا نہیں ہے)

حضرت بایزیدؒ :۔ وہ دونوں رات اور دن ہیں جن کا تیسرا ہے۔
وَجَعَلْنَا اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ اٰیَتَیْنِ. دیکھو! ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے۔

راہب :۔ وہ تین چیزیں کیا ہیں جن کا چوتھا نہیں ہے۔

حضرت بایزیدؒ :۔ عرش . کرسی . قلم۔

راہب :۔ عَنْ اَرْبَعَةٍ لَا خَامِسَ لَهُمْ. وہ چار چیزیں بتاؤ جن کا پانچواں نہیں ہے۔

حضرت بایزیدؒ :۔ توریت۔ انجیل۔ زبور۔ قرآن

راہب :۔ عَنْ خَامِسَةٍ لَا سَادِسَ لَهُمْ. وہ پانچ کیا ہیں

جن کا چھٹا نہیں ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ پانچ مفروضہ نمازیں۔

راہب:۔ عَنْ سِتَّةٍ لَا سَابِعَ لَهُمْ:۔ وہ چھ چیزیں کیا ہیں جن کا ساتواں نہیں۔

حضرت بایزیدؒ:۔ وہ چھ دن ہیں جن میں زمین آسمان کی خلق ہوئی۔
وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۔ ہم نے زمین اور آسمانوں کو اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا کر دیا۔

راہب:۔ عَنْ سَبْعَةٍ لَا ثَامِنَ لَهُمْ:۔ ایسی سات چیزیں بتاؤ جن کا آٹھواں نہ ہو۔

حضرت بایزیدؒ:۔ سات آسمان خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے۔

راہب:۔ ایسی آٹھ چیزیں کیا ہیں جن کی نویں نہیں۔

حضرت بایزیدؒ:۔ حاملان عرش۔ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ اور آپ کے پروردگار

کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔

راہب:۔ عَنْ تِسْعَةٍ لَا عَاشِرَ لَهُمْ۔ وہ نو چیزیں کیا ہیں جن کا دسواں نہیں ہے۔

حضرت بایزیدؒ۔ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کی وہ نو بستیاں جن میں مفسدین آباد تھے

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ۔ (اس شہر میں نو جتھے دار تھے جو ملک میں فساد پھیلاتے اور کوئی اصلاح کا کام نہ کرتے تھے)۔

راہب:۔ عشرہ کاملہ کیا ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ جو شخص حج تمتع کرے اور قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کو دس روزے رکھنے چاہئیں۔ ان روزوں کے دس دن سے عشرہ کاملہ مراد ہے۔

فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔ تین روزے حج کے زمانے میں اور سات گھر پہنچ کر اس طرح پورے دس روزے رکھ لے۔

راہب:۔ عَنْ اَحَدَ عَشَرَ وَ مِنِ اثْنَیْ عَشَرَ وَعَنْ ثَلَاثَۃَ عَشَرَ:۔ وہ گیارہ اور بارہ اور تیرہ کیا ہیں؟

حضرت بایزیدؒ:۔ حضرت یوسفؑ کے بھائی۔ اور بارہ مہینے۔ اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا۔ یقیناً شمار مہینہ کا۔ جو کتاب الٰہی میں اللہ کے نزدیک معتبر ہیں۔ بارہ مہینے ہیں حضرت یوسفؑ نے خواب میں تیرہ چیزوں کو سجدہ کرتے دیکھا تھا۔ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُھُمْ لِیْ سَاجِدِیْنَ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے ہیں اور سورج اور چاند ہیں اور وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

راہب:۔ عَنْ قَوْمٍ کَذَّبُوْا وَاُدْخِلُوا الْجَنَّۃَ وَعَنْ قَوْمٍ صَدَقُوْا وَاُدْخِلُوا النَّارَ۔ وہ کونسی قوم ہے جس نے جھوٹ بولا اور جنت میں گئی اور وہ کون لوگ ہیں۔ جنہوں نے سچ بولا اور جہنم میں گئے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے جھوٹ بولا لیکن

وہ جنت میں گئے یَا اَبَانَا اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا۔ ابا جان! ہم دوڑ کا مقابلہ کرنے میں لگ گئے تھے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا۔

یہود و نصاریٰ آپس میں ایک دوسرے کی تکذیب کرنے میں سچے ہیں لیکن یہ دوزخ میں جائیں گے۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ۔ یہودی کہتے ہیں عیسائیوں کے پاس کچھ نہیں۔ عیسائی کہتے ہیں یہودیوں کے پاس کچھ نہیں حالانکہ دونوں ہی کتاب پڑھتے ہیں۔

راہب:- اَيْنَ مُسْتَقَرُّ اِسْمِكَ مِنْ جِسْمِكَ۔ تیرے تمام جسم میں سے تیرے نام کا مستقر کہاں ہے۔

حضرت بایزیدؒ:- اس کا مستقر تیرے دونوں کان ہیں فَمُسْتَقَرُّهٗ اُذُنَاكَ۔

راہب۔ عَنِ الذَّارِيَاتِ ذَرْوًا۔ قسم ہے ان ہواؤں کی جو غبار

وغیرہ اڑاتی ہیں، وَعَنِ الْحَامِلَاتِ وِقْرًا: پھر ان بادلوں کی جو بوجھ کو اٹھاتے ہیں۔، وَعَنِ الْجَارِيَاتِ يُسْرًا: پھر ان کشتیوں کی جو نرمی سے چلتی ہیں۔) وَعَنِ الْمُقَسِّمَاتِ أَمْرًا (پھر ان فرشتوں کی جو حکم کے موافق تقسیم کرتے ہیں) ان آیتوں کی تفسیر بتاؤ۔

حضرت بایزیدؒ:۔ ذاریات سے مراد ہوائیں ہیں۔ اور حاملات سے پانی کے بھرے ہوئے بادل مراد ہیں۔ جاریات سے کشتیاں اور مقسمات سے مراد وہ فرشتے ہیں جو ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک انسانوں کے لئے رزق رسانی کی خدمت انجام دیتے ہیں۔

راہب۔ عَنْ شَیْءٍ تَنَفَّسَ بِغَيْرِ رُوْحٍ۔ وہ کیا چیز ہے جس کی طرف تنفس کی نسبت کی گئی ہے لیکن اس میں روح نہیں ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ وہ صبح صادق ہے جس میں روح نہیں ہے لیکن پھر بھی تنفس موجود ہے وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ۔ اور صبح کی جب اس نے سانس لیا۔

راہب :- وَنَسْأَلُكَ عَنْ اَرْبَعَةَ عَشَرَ اَشْيَاءَ تَكَلَّمُوا مَعَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ وہ چودہ چیزیں کیا ہیں جن کو اللہ تعالٰے سے تکلم کی شرافت حاصل ہے۔

حضرت بایزیدؒ :- ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں۔ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ اس نے آسمان اور زمین سے کہا "وجود میں آجاؤ خواہ تم چاہو یا نہ چاہو" دونوں نے کہا "ہم آ گئے فرمابرداروں کی طرح۔

راہب :- وَعَنْ قَبْرٍ مَشٰى بِصَاحِبِهٖ ۔ وہ قبر کونسی ہے جو اپنے مدفون کو لئے لئے پھری۔

حضرت بایزیدؒ :- حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی۔ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۔ آخر کار مچھلی نے اسے نگل لیا اور وہ ملامت زدہ تھا۔

راہب :- وَعَنْ مَاءٍ لَا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ وَلَا نَبَعَ مِنَ الْاَرْضِ ۔ وہ پانی کونسا ہے جو

نہ تو آسمان سے برسا ہو اور نہ زمین سے نکالا گیا ہو۔

حضرت بایزیدؒ:۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے بلقیس کو جو پانی بھیجا تھا۔ وہ گھوڑوں کا پسینہ تھا جو نہ آسمان سے برسا اور نہ زمین سے نکلا۔

راہب:۔ عَنْ اَرْبَعَۃٍ لَا مِنْ ظَھْرِ اَبٍ لَا مِنْ بَطْنِ اُمٍّ۔ وہ چار چیزیں بتاؤ جو نہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہوں اور نہ وہ باپ کی پیٹھ سے گذری ہوں۔

حضرت بایزیدؒ:۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کا مینڈھا۔ حضرت صالح علیہ السّلام کی اونٹنی۔ حضرت آدم علیہ السّلام اور حوا علیہ السّلام

راہب:۔ وَعَنْ اَوَّلِ دَمٍ اُھْرِیْقَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ۔ جو خون سب سے پہلے زمین پر بہا وہ کس کا تھا۔

حضرت بایزیدؒ:۔ سب سے پہلے ہابیل کا خون تھا جو قابیل کے قتل سے زمین پر بہایا گیا۔

راہب:۔ وَنَسْأَلُکَ عَنْ شَیْءٍ خَلَقَہُ اللّٰہُ ثُمَّ اشْتَرَاہُ۔ وہ چیز کیا ہے جس کو خدا نے پیدا کیا اور پیدا کر کے خود ہی اس کو

خرید لیا۔

حضرت بایزیدؒ:۔ مومن کا نفس جس کو خدا نے پیدا کر کے خرید لیا۔ اِنَّ اللہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَھُمۡ وَاَمۡوَالَھُمۡ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالے نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں۔

راہب:۔ عَنۡ شَیۡءٍ خَلَقَہُ اللہُ ثُمَّ اَنۡکَرَہٗ۔ اے محمدی وہ کونسی آواز ہے۔ جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر اُس کی بُرائی بیان کی۔

حضرت بایزیدؒ:۔ وہ گدھے کی آواز ہے۔ اِنَّ اَنۡکَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِیۡرِ۔ سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھوں کی ہوتی ہے۔

راہب:۔ وَعَنۡ شَیۡءٍ خَلَقَہُ اللہُ وَاسۡتَعۡظَمَ۔ وہ کون سی مخلوق ہے جس کو خدا نے پیدا کر کے اس کی عظمت سے خوف دلایا ہو۔

حضرت بایزیدؒ:۔ عورتوں کا مکر۔ اِنَّ کَیۡدَکُنَّ عَظِیۡمٌ۔ واقعی بڑے

غضب کی ہوتی ہیں تمہاری چالیس

راہب :- وَعَنْ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ وَسَأَلَ عَنْهُ۔ وہ کیا ہے جس کو خدا نے خود پیدا کیا اور پھر خود ہی اس کے متعلق سوال بھی کیا ہو۔

حضرت بایزیدؒ :- حضرت موسےٰ علیہ السّلام کا عصا۔ جو خدا کا پیدا کیا ہوا تھا اور پھر خدا نے اُس کے متعلق استفسار بھی کیا۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسٰى اور اے موسیٰ یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے

راہب :- وَعَنْ اَفْضَلِ النِّسَآءِ وَعَنْ اَفْضَلِ الْبِحَارِ۔ عورتوں میں بزرگ ترین عورتیں اور دریاؤں میں سب سے افضل دریا کون سے ہیں۔

حضرت بایزیدؒ :- حضرت حوّاؑ۔ خدیجۃ الکبریٰؓ۔ عائشہؓ۔ آسیہؓ فاطمہؓ۔ مریمؓ۔ دریاؤں میں بہترین دریا جیحون۔ سیحون۔ دجلہ فرات۔ دریائے نیل۔

راہب :- وَعَنْ اَفْضَلِ الْجِبَالِ وَالدَّوَابِ۔ بزرگ ترین

پہاڑ اور بزرگ ترین چوپائے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ پہاڑوں میں بزرگ پہاڑ جبلِ طُور اور چوپایوں میں بہترین چوپائے گھوڑے۔

راہب:۔ وَعَنْ اَفْضَلِ الشُّهُوْرِ وَعَنْ اَفْضَلِ اللَّيَالِي وَعَنِ الطَّامَةِ۔ اے محمدی! بتا بارہ مہینوں میں بہترین مہینہ کون سا ہے۔ اور راتوں میں بہترین رات کون سی ہے۔ اور لفظ طامت کی تفسیر کیا ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ بہترین مہینہ رمضان کا ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ اور راتوں میں بہترین رات لیلۃ القدر ہے۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

طامت قیامت کے دن کا نام ہے۔

راہب:۔ ایک درخت میں بارہ ٹہنیاں ہیں ہر ٹہنی میں تیس پتّے اور ہر پتّے میں پانچ پھول ہیں دو پھول دھوپ میں اور تین پھولوں پر سایہ

پڑ رہا ہے۔ بتاؤ یہ کیا چیز ہے

حضرت بایزیدؒ:۔ درخت سے مراد سال ہے جس میں بارہ مہینے اور ہر مہینے میں تیس دن ہیں ہر دن میں پانچ پھول یعنی پانچ وقت کی نمازیں ہیں جن میں سے ظہر و عصر سورج کی روشنی یعنی دن میں ادا کی جاتی ہیں اور تین نمازیں مغرب۔ عشاء صبح سایہ میں ہیں یعنی غروب آفتاب کے بعد ادا ہوتی ہیں۔

راہب:۔ وَعَنْ شَیْءٍ حَجَّ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ وَطَافَ وَلَیْسَ لَہٗ رُوْحٌ وَلَا وَجَبَتْ عَلَیْہِ الْفَرِیْضَۃُ وکیا شئے ہے جس نے کعبہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کیا حالانکہ نہ تو اس میں روح ہے اور نہ اُس شئے پر حج ہی فرض ہے

حضرت بایزیدؒ:۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جب طوفان کی حالت میں یہ کشتی جزیرۃ العرب کی زمین پر پہنچی تو بیت اللہ کا طواف کیا اگرچہ بیت اللہ پانی میں غرق تھا۔

راہب:۔ اللہ نے کتنے نبی پیدا کیے ان میں سے مرسل کتنے ہیں اور غیر مرسل کتنے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ صحیح علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہو چکے ہیں جن میں تین سو تیرہ مُرسل اور باقی غیر مُرسل۔

راہب:۔ عَنْ اَرْبَعَۃِ اَشْیَاءَ مُخْتَلِفٌ طَعْمُهَا وَلَوْنُهَا وَالْاَصْلُ وَاحِدٌ۔ وہ چار چیزیں کونسی ہیں جن کی اصل تو ایک ہے لیکن اُن کا رنگ اور مزہ آپس میں مختلف ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ یہ چاروں چیزیں آنکھیں۔کان۔ناک اور منہ ہے کانوں کی رطوبت کا مزہ کڑوا۔آنکھوں کا پانی کھاری۔منہ کا تھوک میٹھا اور ناک کی رطوبت کا مزہ ترش۔

راہب:۔ لفظ نقیر۔قطمیر اور فتیل کی تفسیر بیان کرو۔

حضرت بایزیدؒ:۔ نقیر۔کھجور کی گٹھلی کے پیچھے جو سفیدی ہوتی ہے اور قطمیر سفید چھلکا۔فتیل۔گٹھلی کے بیچ میں جو سفید دھاگا ہوتا ہے اسے فتیل کہتے ہیں۔

راہب:۔ لفظ سبد اور لبد کی تفسیر بتاؤ

حضرت بایزید:۔ هُوَ شَعْرُ الضَّانِ وَالْمَعْزِ۔ بکری اور بھیڑ

کے بالوں کا نام ہے۔

راہب:۔ بتاؤ ہم اور رم کس کا نام ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ حضرت آدم علیہ السلام سے پیشتر کی امتوں کا نام ہے۔

راہب:۔ بتاؤ گدھا اپنی آواز میں کیا کہتا ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ لَعَنَ اللّٰہُ الْعَشَّارَ۔ خدا ٹیکس وصول کرنے والوں پر لعنت کرے۔

راہب:۔ کتے کی آواز کیا ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ وَیْلٌ لِاَھْلِ النَّارِ مِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ

اہل جہنم پر خدا کے غضب سے ہلاکت نازل ہو۔

راہب:۔ بیل کی تسبیح کیا ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ پاکی بیان کرتے ہیں اللہ کی اور ساتھ اس کی تعریف بھی پاک ہے

راہب:۔ گھوڑا میدان جنگ میں کیا کہتا ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ سُبْحَانَ حَافِظِیْ اِذَا الْتَسَقَتِ الْاَبْطَالُ

وَاشْتَغَلَتِ الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ۔ پاک ہے وہ ذات جو میری اس وقت حفاظت کرتی ہے جب سورما ایک دوسرے کا سامنا کرتے ہیں اور باہم دگر لڑائی میں مشغول ہوتے ہیں۔

راہب:۔ اُونٹ کی تسبیح بتاؤ۔

حضرت بایزیدؒ:۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ میرے لئے اللہ بس کرتا ہے۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا۔ کفالت و خبر گیری کیلئے اللہ ہی کافی ہے

راہب:۔ طاؤس کی تسبیح کیا ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی۔ وہ رحمٰن (کائنات کے) تختِ سلطنت پر جلوہ فرما ہے۔

راہب:۔ مینڈک کی تسبیح کیا ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ سُبْحَانَ الْمَعْبُوْدِ فِی الْبَرَارِیْ وَالْقِفَارِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ۔ پاک ہے وہ ذات جس کی صحراؤں اور بیابانوں میں عبادت کی جاتی ہے۔ اور خرابی کو درست کرنے والا بادشاہ ہے۔

راہب:۔ بُلبل کی خوش الحانی میں کونسی آیت ہے۔

حضرت بایزیدؒ:۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ۔ پس تسبیح کرو اللہ کی جب تم شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو۔

راہب:۔ وہ کیا چیز ہے جس پر خدا نے وحی بھیجی۔ لیکن نہ وہ انسان ہے نہ جنّ اور نہ ملائکہ۔

حضرت بایزیدؒ:۔ شہد کی مکھی۔ وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اور دیکھو تمہارے رب نے شہد کی مکھی پر یہ بات وحی کر دی کہ پہاڑوں میں درختوں میں اور ٹٹیوں پر چڑھائی ہوئی بیلوں میں اپنے چھتے بنا۔

اس کے بعد حضرت ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کوئی اور سوال ہو تو بتاؤ لیکن راہب نے انکار کر دیا اور کہا مجھے اب کچھ دریافت کرنا نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت ابو یزیدؒ نے فرمایا اب مجھے بھی تم سے ایک سوال کرنا ہے۔ اے راہب تو آسمانی کتب سے واقف ہے۔ صرف ایک بات بتا دے کہ آسمان اور جنت کی کُنجی کیا ہے؟

راہب اس سوال کو سُن کر حیرت زدہ ہو گیا۔ حضرت ابو یزیدؒ نے

مجمع کو مخاطب کر کے کہا میں نے اتنے سوالوں کا جواب دیا لیکن تمہارا راہب ایک سوال کا بھی جواب دینے سے اعراض کر رہا ہے۔ راہب نے یہ سُن کر کہا میں جواب دینے کو تیار ہوں۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ حاضرین مجھ سے موافقت نہیں کریں گے۔ یہ سُن کر حاضرین نے کہا ہم ہرگز مخالفت نہیں کریں گے اگر کوئی حق بات ہے تو راہب اُس کو ظاہر کر دے ہم موافقت کے لئے تیار ہیں تو ہمارا سردار ہے ہم تیرے مطیع ہیں اگر کوئی ہدایت تیری نظر میں ہمارے لئے مفید ہے تو تُو اس کو صاف طور پر ظاہر کر دے۔

راہب نے کہا سچی بات یہ ہے کہ جنت کی کُنجی لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (سوائے اللہ کے کوئی بھی معبود برحق نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم اللہ کے رسُول ہیں) ہے۔

راہب سے یہ سُن کر تمام حاضرین نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ یہودیت کے زنار توڑے گئے اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر سب لوگ مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ

کو الہام ہُوا کہ تُو نے ہماری خاطر یہُودیت کا لباس پہنا تھا ہم نے نے اس اطاعت کے صلہ میں تیری وساطت سے سینکڑوں کو اسلام میں داخل کر دیا۔



کچھ مترجم کے بارے میں

ولی ابن ولی سید ابوالاعلیٰ مودودی، سادات اہل بیتؑ کے ایک معروف خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، جس کا رشتہ صوفیہ کے مشہور سلسلۂ چشتیہ سے ملتا ہے۔ اسی واسطے سے سیّد مودودی کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ ان کے خاندان کے ایک مشہور بزرگ خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ چھٹی صدی ہجری میں ہو گزرے ہیں۔ جو دو واسطوں سے خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ تھے۔

سیّد مودودی کے آباؤاجداد پہلے ہرات (چشت) میں مقیم تھے۔ نویں صدی ہجری میں وہاں سے ہجرت کر کے ہندوستان آ گئے۔ اس خاندان کے جو بزرگ سب سے پہلے ہندوستان آئے ان کا نام بھی حضرت ابوالاعلیٰ مودودیؒ تھا۔ وہ پہلے پہل کرنال کے قریب قصبہ براس میں مقیم ہوئے۔ یہ سکندر لودھی کا زمانہ تھا مغل بادشاہ شاہ عالم کے

زمانہ میں یہ خاندان دہلی آکر آباد ہو گیا۔

سیّد مودودی کے والد سید احمد حسنؒ ۱۸۵۷ء کے ہنگامے سے دو سال پہلے دہلی میں پیدا ہوئے۔ پہلے علی گڑھ اور پھر الٰہ آباد میں وکالت کی تعلیم حاصل کی۔ پھر میرٹھ غازی آباد اور بلند شہر وغیرہ مقامات میں وکالت کرتے رہے۔ جب وہ اورنگ آباد میں تھے۔ تو ایک بزرگ پیر محی الدین صاحبؒ کی صحبت نے ان پر ایسا اثر کیا کہ مذہب کیطرف ان کی توجہ بہت زیادہ ہو گئی۔ اس کے نتیجے میں پہلے تو وہ جھوٹے اور غیر اخلاقی مقدمات لینے سے بچنے لگے۔ مگر پھر انہیں یہ احساس بھی بری طرح ستانے لگا کہ ان کی وکالت کی کمائی پوری طرح جائز نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے وکالت بالکل ہی چھوڑ دی اور وکالت کی کمائی سے جو کچھ مال و اسباب بنایا تھا۔ وہ سب خیرات کر کے اورنگ آباد سے دہلی چلے آئے اور یہاں ایک معمولی سے مکان میں رہنے لگے۔ تین برس تک وہ ایک حجرے میں یاد الٰہی میں مصروف رہے۔ اس زمانے میں ان کی تمام تر مصروفیات عبادتِ الٰہی ذکرِ الٰہی اور مراقبہ تھا۔ خوراک جَو کی روٹی اور اُبلا ہوا ساگ ہوا کرتا تھا۔ جب ان کے شیخ پیر مولوی

محی الدین صاحبؒ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے ہدایت کی کہ دنیا سے بالکل قطع تعلق کر لینا دینداری نہیں ہے۔ بیوی بچوں کی ذمہ داریاں پوری کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا فرض اور اس کی عبادت میں داخل ہے صرف یہ کوشش کرو کہ جو کچھ کماؤ جائز طریقے سے کماؤ۔ چنانچہ اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے انہوں نے پھر وکالت شروع کر دی مگر کوئی مقدمہ لینے سے پہلے پوری تحقیق کرتے اور جب اطمینان ہو جاتا کہ معاملہ سچا ہے تب کہیں جا کر مقدمہ لیتے۔ مگر اس پابندی کی وجہ سے ان کی آمدنی بہت کم ہو گئی اور مالی مشکلات بڑھ گئیں، اس کے باوجود ان کا مذہبی رنگ اور زیادہ گہرا ہوتا چلا گیا۔

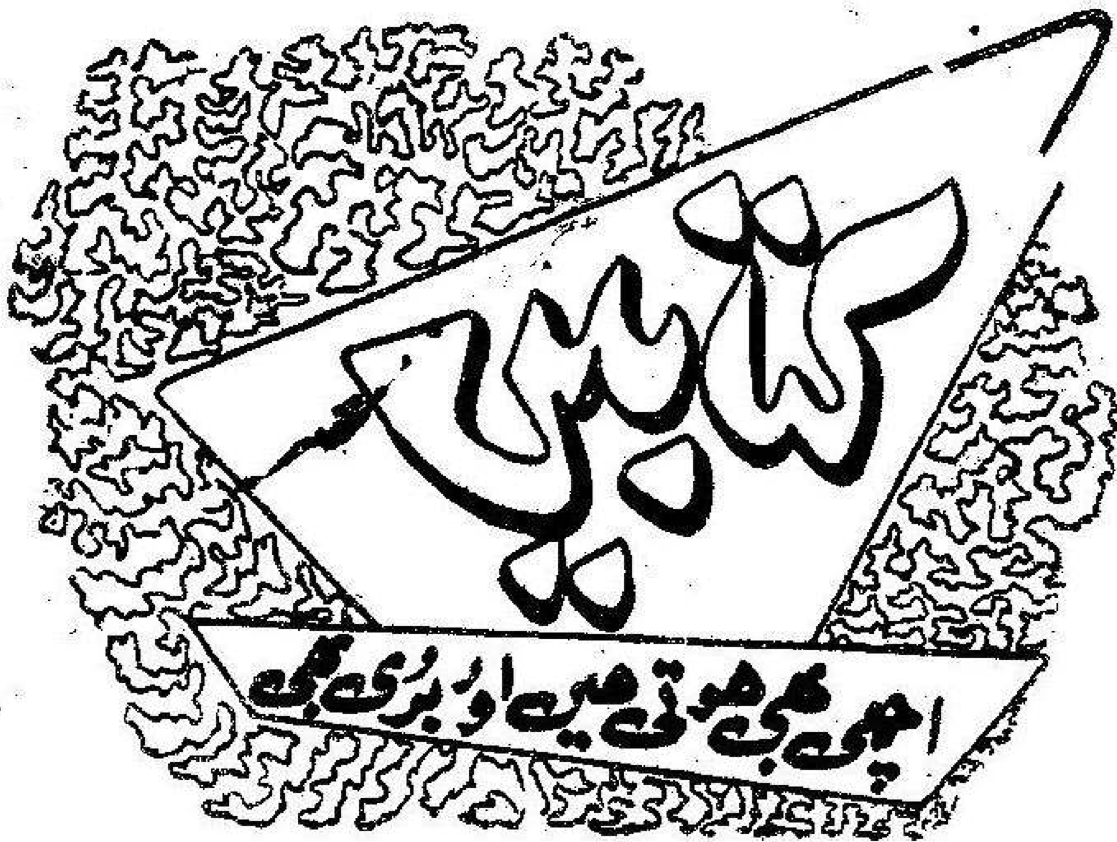
سید مودودی ۳ رجب ۱۳۲۱ھ (۲۵ ستمبر ۱۹۰۳ء) کو اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش سے پہلے ایک بزرگ ان کے والد کے پاس آئے۔ اور ایک بچے کی پیدائش کی پیش گوئی کی اور ساتھ ہی یہ نصیحت بھی کی کہ اس کا نام ابوالاعلیٰ رکھنا۔ چونکہ خاندان میں اس نام کے ایک بزرگ گزر چکے تھے۔ اس لئے سید احمد حسن صاحب نے اس اشارے کو قبول کیا اور یاد رکھا۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام ابوالاعلیٰ

مودودی رکھا گیا۔ ابوالاعلیٰ کے معنی ہیں بلندی اور رفعت والا۔

سید مودودی نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی وہ ایک مکمل مذہبی گھرانا تھا۔ ان کے والد اور والدہ ماجدہ دونوں کی زندگی مذہبی رنگ میں رنگی ہوئی تھی سید مودودی کی تربیت ان کے والد نے خاص توجہ سے کی۔ وہ انہیں مذہبی تعلیم خود دیتے۔ اس مذہبی تعلیم و تربیت کا یہ اثر ہوا کہ بچپن میں ہی سید مودودی کے دل و دماغ پر مذہب کا گہرا اثر قائم ہو گیا۔ وہ چار سال کی عمر میں پانچ وقت کی نماز اپنے والد کے ساتھ مسجد میں جاکر ادا کرنے کے عادی ہو گئے پانچ سال کی عمر میں انہیں قرآن شریف کی تقریباً تیس آیات بامعنی یاد ہو چکی تھیں اور روزے کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی انہوں نے باقاعدگی سے روزے رکھنے شروع کر دیئے تھے۔ ان کے والد اپنے بیٹے کو مولوی بنانا چاہتے تھے۔ چنانچہ ان کی تعلیم اسی طرز پہ شروع ہوئی۔ اردو، فارسی اور عربی کے ساتھ ساتھ فقہ اور حدیث کی تعلیم بھی دی جانے لگی۔ تعلیم کے ساتھ اخلاقی اصلاح کا بھی وہ خاص خیال رکھتے تھے۔ اسی لئے سید مودودی کے والد نے انہیں کسی مدرسے میں داخل نہیں کرایا بلکہ گھر پہ ہی پڑھاتے رہے وہ جہاں جاتے انہیں اپنے ساتھ لے جاتے اس طرح بزرگوں اور بڑے لوگوں سے میل جول کا سید مودودی

کے ذہن پر بہت اچھا اثر پڑا۔ ان کے والد راتوں کو انہیں انبیاء کے قصے بزرگانِ دین کے حالات اور اسلامی تاریخ کی کہانیاں سناتے۔ وہ چاہتے تھے کہ بچے کے ذہن پر اسلام کا نقش پختہ اور گہرا ہو جائے۔

نو سال کی عمر تک سیّد مودُودی کی تعلیم گھر پر ہی ہوئی اس کے بعد وہ مدرسہ فوقانیہ اورنگ آباد کی جماعت رشدیہ میں داخل کر دیئے گئے۔ وہاں انہیں جدید علوم پڑھنے کا موقع بھی ملا۔ مگر گھر کی مذہبی تعلیم اور والد کی ذاتی تربیت کے نتیجے میں انہوں نے کبھی کسی چیز کو بلا سوچے سمجھے قبول نہیں کیا۔ اب ان میں بُرے اور بھلے کی تمیز پیدا ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں لکھنے کی زبردست قابلیت عنایت فرمائی تھی۔ چنانچہ انہوں نے ارادہ کر لیا کہ قلم کے ذریعے ہی اپنے خیالات کو لوگوں تک پہنچائیں گے۔ اس طرح مسلمانوں کی بھلائی اور اسلام کی خدمت کا کام ہوگا۔ یوں انہوں نے بیسیوں اچھی اچھی کتب لکھیں جن میں تصوف پر کتب بھی شامل ہیں جو ایک کارڈ لکھ کر مکتبۃ الخیر سے منگوائی جا سکتی ہیں۔ اصحابِ طریقت انہیں پڑھتے ہیں اور سر دھنتے ہیں اہلِ نظر سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ سید مودودی ایک صاحبِ کرامت بزرگ ہیں۔ ان کا روحانی سلسلہ بلادِ عرب تک پھیلا ہوا ہے۔ اہلِ عرب انہیں مرشد مودُودی کے نام سے پکارتے ہیں۔



آپ اچھی کتابیں پڑھیں

کیونکہ

آپ کو خود اچھا بننا ہے
اور دوسروں کو اچھا بنانا ہے

اچھی اچھی کتابوں کا مرکز

مکتبہ الخیر۔ اردو بازار لاہور

Inspector (R)
Mohammad Iqbal Awan